© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

عورت کا جج (قاضی) ہونا

سوال: کیا عورت جج (قاضی) بن سکتی ہے جس کے لیے آج کل judiciary کا امتحان دیا جاتا ہے؟ میں نے قاضی کی شرائط میں پڑھا تھا کہ مرد ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر یہ جج صرف فیملی کیسز سے متعلق ہو تو اس کی اسلام میں کیا حیثیت ہوگی؟

جواب: اسلام کے حوالے سے عصری مباحث میں زیر بحث مسئلے پر خاصی توجہ دی جارہی ہے اور خصوصاً غیرمسلم اہلِ تنقید میں اس طرف ضرور اشارہ کرتے ہیں۔ مسلمان دانش ور بعض اوقات اپنے خیال میں اسلام کا دفاع کرنے کے لیے اور نام نہاد انسانی حقوق کے علم برداروں کے مسلسل حملوں کو پسپا کرنے کے لیے محض عقلی بنیاد پر ایک موقف اختیار کرلیتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف عقل بلکہ قرآن وسنت کا مدعا و مزاج اور ہدایات کے پیشِ نظر ایک رائے قائم کی جائے، چاہے وہ حقوقِ انسانی کے نام نہاد علم برداروں کو پسند آئے یا سخت ناپسند ہو۔

اگر معروف فقہی مذاہب پر نظر ڈالی جائے تو صاحب ہدایہ نے قاضی یا جج کے لیے جو شرائط مقرر کی ہیں اور جو فقہ حنفی کی عمومی رائے کہی جاسکتی ہے، اس میں سات شرائط پائی جاتی ہیں: ۱-مسلمان ہونا، ۲-مکلف ہونا، ۳-آزاد ہونا، ۴-صاحب عقل و بینا ہونا، ۵-کبھی حدِ قذف نہ لگی ہو، ۶-سماعت درست ہو، ۷-گونگا نہ ہو۔ ان صفات میں اس کا مرد ہونا اور مجتہد ہونا شامل نہیں ہے (البحرالرائق، ج ۶، ص ۲۵۷-۲۵۸)۔ اس کے مقابلے میں فقہ مالکی میں مرد ہونا بھی شرائط میں شامل کیا گیا ہے (الشرح الصغیر، ج ۴، ص ۱۸۷-۱۸۸)۔ فقہ حنبلی میں مرد ہونا ضروری سمجھا گیا ہے لیکن امام ابن جریر طبری سے منقول ہے کہ مرد ہونا شرط نہیں۔ فقہ شافعی بھی مرد ہونے کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ضروری قرار دیتا ہے (المنہاج، ج ۴، ص ۳۷۵-۳۷۷)۔ البتہ فقہ حنفی میں حدود اور قصاص کے مقدمات کی سماعت ایک خاتون جج نہیں کرسکتی۔ (ہدایہ، ج ۳، ص ۱۲۵)

جو مذاہب عورت کو قاضی تصور کرنے کے حق میں نہیں ہیں ان کی بنیاد ایرانیوں کے ایک عورت کو فرمانروا بنانے اور اس پر حضور نبی کریمؐ کے اس ارشاد پر ہے کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کر دے، یا اس پہلو پر ہے کہ وہ مردوں کی محفل میں دقت میں پڑے گی اور مشکلات کا شکار ہوگی۔ چونکہ ہمارے ہاں اکثریت کا مسلک حنفی ہے اس لیے قصاص و دیت کو چھوڑتے ہوئے بقیہ معاملات ایک خاتون جج کے سامنے پیش کیے جاسکتے ہیں۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

خواتین کا گاڑی چلانا

س: سعودی عرب کے فتاویٰ شائع شدہ فتاویٰ براے خواتین (جمع و ترتیب محمد بن عبدالعزیز، دارالاسلام مطبوعات) میں پڑھا کہ عورت کے لیے گاڑی چلانا ناجائز ہے۔ جس کی وجہ انھوں نے ان امکانات سے بھی بچنا قرار دیا جن سے حدود کو نقصان پہنچ سکتا ہو، یعنی خلوت اور گھر کی چار دیواری کے تصور کو مجروح کرنا۔ موجودہ حالات اور ضروریات کے پیشِ نظر اس کی کیا حیثیت ہوگی، جب کہ پردہ (شرعی) کیا جائے؟

ج: آپ نے سعودی حکومت کے زیرانتظام دارالافتاء کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ خواتین کے تحفظ و احترام کے پیش نظر ان کی رائے میں گاڑی چلانا ناجائز ہے۔ بلاشبہہ دین کی تعلیمات اہل ایمان کو محفوظ و مامون رکھنے کے لیے ہیں اور بہت سے معاملات میں مصلحتِ عامہ کے پیش نظر ایک ایسا کام بھی جائز ہو جاتا ہے جو عام حالات میں جائز نہ ہو، یا اسی طرح بعض جائز امور ممنوع قرار پاتے ہیں لیکن حلّت و حرمت کی بنیاد حکمت پر نہیں، علت پر ہوتی ہے اور نصوص ہی کی بنیاد پر ایک فعل کو حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔

خواتین کے گاڑی چلانے کو اگر گھڑسواری یا اُونٹ کی سواری پر قیاس کیا جائے تو ہمیں

© rasailojaraid.com